بسنت

قومی غیرت کا جنازہ

تحریر:- مولانا حافظ منیر اظہر۔ جامعہ سلفیہ

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو مکمل ضابطہ حیات ہے جو صرف چند عبادات کا نام ہی نہیں بلکہ زندگی کے ہر گوشے میں مکمل راہنمائی کرتا ہے اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو تمام مذاہب کی خوبیوں کا جامع اوران کی خامیوں اوربرائیوں کا قاطع ہے اسلام اپنے کلچر' تہذیب و تمدن اور عادات و خصائل میں ایک خاص حیثیت کا حامل ہے۔

خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

اسلام جب مکمل ضابطہ حیات ہے تو یہ کسی بھی معاملے میں دیگر مذاہب اور اقوام کی نقالی اور مشابہت کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلامی تعلیمات کو پس پشت ڈال کر دیگر اقوام کے رسوم ورواج اور تہواروں کو اپنانا اسلام سے غداری کے متراوف ہے۔ پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

من تشبه بقوم فهو منهم۔

ترجمہ:- جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا اس کا شمار انہی میں ہو گا۔

اسی لئے اسلام نے بیت اللہ کو قبلہ بنانے' بالوں میں مانگ نکالنے' داڑھی کو بڑھانے اور مونچھوں کو کٹوانے کی قسم کے بہت سے احکامات یہودیوں اور مجوسیوں کی مخالفت میں دیئے ہیں اور آپ نے متعدد بار یہود و نصاریٰ کی پیروی سے منع فرمایا ہے۔

لیکن صد افسوس کہ آجکل ہم تہذیب و تمدن اور وضع قطع میں فرنگی تہذیب کو گلے لگائے ہوئے ہیں اور غلامی کے اس طوق کو فخریہ انداز میں پہنے ہوئے ہیں۔ ہمارا معاشرہ آج غیروں کی تقلید اور نقالی میں اپنے ہاتھوں خودکشی کر رہا ہے۔ ٹی وی اور وی سی آر جیسی لعنتیں نسل نو کی بربادی میں پیش پیش ہیں۔ بانڈھ اور مراثی آج اداکار اور گلوکار کے ناموں کا لبادہ اوڑھ کر شیطانی آوازوں اور حرکتوں کے ساتھ مخلوق خدا کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

آج کل بسنت کا چرچا ہے۔ ہر آدمی پیچا لڑانے کی تیاریوں میں ہے۔ ہندوؤں کی پیروی میں ہم نے بسنت کو بھی اپنا تہوار بنا لیا ہے۔ اسلامی اوراخلاقی حدود تو کجا آج ہم انسانی اخلاق سے عاری ہو رہے ہیں۔ عنقریب مختلف شہروں میں مختلف ایام مقرر کر کے رقص و سرود کی محفلیں اونچی عمارتوں پر قائم ہوں گی لوگوں کے سکون کو برباد کیا جائے گا۔ کسی نمازی' مریض یا ضرورت مند کا کوئی خیال نہیں۔

بسنت انسانیت کی قاتل ایک رسم بد ہے جسکو ایک ہندو رئیس کالو رام نے گستاخِ رسول کی یاد تازہ کرنے کے لئے شروع کیا مگر آج مسلمانوں نے اسے باقاعدہ ایک تہوار ٹھہرا لیا ہے جس کی بناء پر سینکڑوں لوگ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ بسنت کوئی اسلامی یا ہمارا قومی تہوار نہیں بلکہ یہ خالصتاً ہندوؤں کا تہوار ہے جسے اختیار کر کے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی پر ڈٹے ہوئے ہیں اس کے ہندوانہ تہوار ہونے کا واضح ثبوت ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔ مشہور سکھ مورخ ڈاکٹر بی۔ ایس نجار اپنی کتاب (Punjab under the Later Mughals) میں لکھتا ہے

"درحقیقت رائے باکھ مل پوری سیالکوٹ کے

کھتری کا لڑکا تھا۔ حقیقت رائے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ اس جرم پر حقیقت رائے کو گرفتار کر کے عدالتی کارروائی کے لئے لاہور بھیجا گیا۔ اس واقعہ سے پنجاب کی ساری غیر مسلم آبادی کو شدید دھچکا لگا۔ کچھ ہندو افسر زکریا خان (جو اس وقت پنجاب کا گورنر تھا) کے پاس گئے کہ حقیقت رائے کو معاف کر دیا جائے لیکن زکریا خان نے کوئی سفارش نہ سنی اور سزائے موت کے حکم پر نظر ثانی سے انکار کر دیا۔ جس کے اجراء میں پہلے مجرم کو ایک ستون سے باندھ کر اسے کوڑوں کی سزا دی گئی اس کے بعد اس کی گردن اڑا دی گئی۔ جس پر پنجاب کی ساری غیر مسلم آبادی نوحہ کناں رہی۔ حقیقت رائے کی یادگار (مڑہی) کوٹ خواجہ سعید (کھوجے شاہ) لاہور میں ہے (اب یہ جگہ باوے دی مڑہی) کے نام سے مشہور ہے۔ جہاں ہندو رئیس کالورام نے بسنت میلے کا آغاز کیا۔ جس کی یادگار بھی اس علاقہ میں قبرستان کے ساتھ ہی موجود ہے۔ بھاٹی گیٹ سے **60** نمبر ویگن کا آخری سٹاپ بھی یہی ہے۔ اس کتاب کے صفحہ نمبر **972** پر لکھا ہے کہ پنجاب کا بسنت میلہ اسی حقیقت رائے (گستاخ رسول ﷺ) کی یاد میں منایا جاتا ہے۔

اب مسلمانوں کی انتہا بے غیرتی اور مردہ ضمیری ہے کہ جس جشن کو آج سے صدیاں قبل ایک ہندو رئیس کالورام نے گستاخ رسولؐ کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے شروع کی ان مسلمانوں نے اسے باقاعدہ تہوار ٹھہرا لیا۔ اگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اللہ کی عدالت میں یہ مقدمہ دائر کر دیں کہ اے اللہ یہ تھی وہ بدعت جو مجھے اور میری پیاری بیٹی کو گالیاں دینے والے کی یاد مناتے رہے۔ سوچو پھر کیا جواب اور کیا انجام ہوگا؟

غازی علم الدین شہید کی روح تڑپ کر آج یہ کہہ رہی ہے کہ جن لوگوں کو مخاطب کر کے تو نے کہا تھا "لوگو! گواہ رہنا' میں نے راج پال کو حرمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر قتل کیا تھا اور آج اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہوئے ان پر اپنی جان نثار کر رہا ہوں' آ دیکھ! آج تیرے وہ گواہ ایک گستاخ رسول ﷺ کی یاد منا رہے ہیں۔

اسلام کسی بھی معاملے میں دیگر مذاہب اور اقوام کی نقالی اور مشابہت کی اجازت نہیں دیتا اسلامی تعلیمات کو پس پشت ڈال کر دیگر اقوام کے رسوم و رواج اور تہواروں کو اپنانا اسلام سے غداری کے مترادف ہے

اس سے بڑھ کر اس معلون اور بدرسم میں اربوں روپے کا ضیاع ہے جبکہ اسلام نے مال کے ناجائز خرچ کرنے سے بڑی سختی سے منع کیا ہے۔ قرآن کا ارشاد ہے:

ولا تبذر تبذیراہ ان المبذرین کانوا اخوان الشیطین و کان الشیطن لربه کفورا۔"

"معصیت کے کاموں میں مال کو خرچ نہ کرو بے شک اس راہ میں فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا سب سے بڑا ناشکرا ہے"

کاش یہی کروڑوں روپیہ مظلوم و مقہور' مریض اور فقیر مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کیا جاتا جو کہ خالق کی رضامندی کا باعث بنتا۔

بسنت انسانیت کی قاتل ایک بدرسم ہے جس کی بناء پر سینکڑوں لوگ ہر سال اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ اسی سال صرف لاہور میں **6** افراد جان کی بازی بسنت کی راہ میں ہار گئے اور چار سو زخمی ہو کر زندگی بھر کے لئے اپاہج ہو گئے۔ حقیقت یہ ہے کہ بسنت خودکشی کے مترادف ہے جس میں والدین اور حکمران بھی برابر کے شریک ہیں۔

یہ بات مبنی بر حقیقت ہے کہ بسنت عیش پسندوں' دولتمندوں اور بدقماروں کا جی بہلانے کا ایک مشغلہ ہے جس میں غریب کے بچے سڑکوں پر پتنگ لوٹتے ہوئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتے ہیں وہ بدبخت سیاستدان جن کو عید بھی کسی مسلمان ملک میں منانا نصیب نہیں ہوتی وہ ہندوؤں اور کافروں کے طائفوں کے ساتھ پاکستان میں بسنت کی رنگ رلیاں مناتے ہیں اس بار عجیب بات ہے کہ حکومت نے لاکھوں روپے بسنت کے کنٹرول کے لئے صرف کئے لیکن خود بھی اس قبیح جرم میں برابر کی شریک رہے۔ اشتہارات کا عنوان یہ رہا "بسنت ضرور مناؤ مگر۔۔۔ فائرنگ اور دھاتی تار کے بغیر" ہو سکتا ہے کہ کل کو حکومت یہ اشتہار بھی دے کہ شراب پیو' بدکاری کرو لیکن۔۔۔۔"

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کی غیرت ایمانی ہی نہیں بلکہ غیرت انسانی کا بھی

جنازہ نکل چکا ہے جو ہندو آج تک ہمارے وجود کو تسلیم نہیں کرتا مسلمانوں پر ظلم کے پہاڑ توڑ رہا ہے۔ مسجدوں کو مسمار کر رہا ہے کشمیر میں والدین کے سامنے ان کے جگر گوشوں کو موت کے گھاٹ اتار رہا ہے اور بہنوں کی عزتیں بھائیوں کے سامنے تار تار کر رہا ہے۔ اندھے ہوکر اس کی تقلید میں لگے ہوئے ہیں۔ کشمیر میں مسلمان بہنوں کو برہنہ اور بے آبرو کرنے کے بعد ہندو شیطان قہقہہ لگا کر کہتا ہے کہ پکارو! محمد بن قاسم اور سلطان ٹیپو کی اولاد کو کہ تیری مدد کے لئے آئیں۔ لیکن دوسری طرف مسلمان نوجوان لچر انڈین فلموں' گانوں' فحش لٹریچر کا دلدادہ ہے' ہندو پکار کر کہہ رہا ہے کہ اب جنگ کی ضرورت نہیں بلکہ پاکستان کو ہم نے ثقافتی جنگ میں عبرتناک شکست دے کر فتح کر لیا ہے۔

شور ہے ہو گئے دنیا سے مسلمان نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

خدارا! کچھ سوچئے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے خدا اور اس کے رسول کی بغاوت سے توبہ کیجئے اور اس رسم بد کا مکمل طور بائیکاٹ کیجئے۔ اپنی اولادوں' دوستوں اور اقرباء کو اس سے منع کیجئے۔

اس سال ستم بالائے طاق یہ ہے کہ بسنت کا یہ فریضہ حکومت کی سربراہی میں انجام دیا جارہا ہے۔ کامران لاشاری ریس کورس میں ہفتہ بھر بسنت منانے کی تیاریاں کر رہے ہیں جسے جشن بہاراں کا نام دے دیا گیا ہے۔ اس ٹورنامنٹ میں سب سے زیادہ پتنگیں لوٹنے والے کو مسٹر لٹیرا 2000ء کا خطاب دیا جائے گا۔ لاہور کے بارونق چوکوں میں بڑی بڑی پتنگیں نصب کی جائیں گی۔ ہزاروں گڈی لٹ جن ہاتھ میں سرکاری ڈھینگر پکڑ کر سڑکوں پر موت کو دعوت دیں گے۔ یہ اس ملک کے حکمرانوں کی عیاشیاں' مکاریاں اور بدمعاشیاں ہیں جو ڈیفالٹر ہونے کی قریب ہے۔ جس کا بچہ بچہ قرض کے بوجھ تلے ہے جو اپنی آزادی سے ہاتھ دھونے والے معلوم ہو رہے ہیں۔

ہندوستان ہمارا ابدترین دشمن ہے جو ہم پر چاروں طرف سے چڑھائی کر رہا ہے اور للکار رہا ہے۔ لیکن ہم ان کا تہوار منا کر انہیں فتح کی نوید سنا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری عوام اور حکمرانوں کو ہدایت کا راستہ نصیب فرمائے کہ وہ اس بد رسم پر پابندی لگائیں اور ہزاروں جانوں اور کروڑوں روپیہ ضائع کرنے سے ہم بچ جائیں۔

شاہ فہد کمپلکس نے دنیا بھر میں قرآن مجید کے 14 کروڑ نسخے مفت تقسیم کئے

مدینہ منورہ میں قائم کمپلکس کے زیر اہتمام سیرت النبیؐ اور سنت نبویؐ پر بھی لاکھوں کتابیں چھپوائی گئیں

شاہ فہد کمپلکس اب تک قرآن مجید کے 40 مختلف زبانوں میں تراجم شائع کر چکا ہے۔

قرآن مجید کے ابدی پیغام کو عام کرنے کے لئے مدینہ منورہ میں قائم کئے جانے والے شاہ فہد کمپلکس کی کارکردگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ 15 سال میں اس کی جانب سے اب تک 141 ملین (چودہ کروڑ دس لاکھ) قرآن مجید کے نسخے شائع کر کے ساری دنیا میں فی سبیل اللہ تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ قرآن مجید کے مختلف اجزاء' تراجم اور کیسٹوں کی شکل میں قرآن کریم' سیرت النبیؐ اور نعت پر لاکھوں کتابیں چھپوائی گئیں جنہیں ساری دنیا میں مفت تقسیم کیا گیا۔ شاہ فہد کمپلکس اب تک قرآن مجید کے 40 مختلف زبانوں چینی' البانی' انڈونیشی' انگریزی' ولانکو' اردو' پشتو' بنگالی' بوسنی' برمی' تامل' زولو' صومالی' چینی' فارسی' فرانسیسی' قازانی' کشمیری' کوریائی' مقدونی' ملباری' ہوسا' یوبا' یونانی' اور روسی وغیرہ میں شائع کر چکا ہے' صرف یہی نہیں حکومت سعودیہ کے زیر اہتمام ہر سال کی طرح اس سال بھی ہزاروں ٹن کھجوریں رمضان المبارک کے دوران ملک کے کونے کونے میں تقسیم کی گئیں۔ میاں نعیم الرحمٰن رئیس الجامعہ السلفیہ' مولانا یوسف انور' صوفی احمد دین انصاف والے' عبدالقیوم انور' حاجی غلام محمد' حاجی عطاء الرحمٰن پنجابی نے حکومت سعودیہ اور شاہ فہد کمپلکس کو سراہتے ہوئے شاہ فہد کی درازی عمر کے لئے دعا کی ہے۔